TQ Lesson 215 Surah Luqman 20-34 tafsir3

آیت نمبر 33۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ

ترجمہ۔ لوگوں، بچو اپنے رب کے غضب سے اور ڈرو اُس دن سے جبکہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہوگا فی الواقع اللہ کا وعدہ سچا ہے پس یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز تم کو اللہ کے معاملے میں دھوکا دینے پائے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ، اے لوگو **اتَّقُوا** ڈرو،بچو **رَبَّكُمْ،** اپنے رب سے اب آپ دیکھئے کہ یہاں پر تمام انسانوں کو تقویٰ ، اللہ کی پکڑ ، اللہ کے قہر اور غضب سے بچنے کی تنبیہ کی جارہی ہے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ،** لوگو **اتَّقُوا** ڈرو، بچو تقویٰ اختیار کرو کس کا ؟ **رَبَّكُمْ** اپنے رب سے- اپنے رب کے غضب سے ڈرو اور کیوں ڈرو ؟ **وَاخْشَوْا** اور خشیت اختیار کرو اب آپ دیکھیں تقوی ہی کافی تھا **وَاخْشَوْا** بھی آگیا تو خشیت کیا ہوتی ہے؟ ڈرنا کانپنا کہ جسم لرز رہا ہے کانپ رہا ہے آپ ڈرنے لگے ہیں اور تقویٰ کیا ہے؟ کہ اس ڈر کے اثر سے آپ گناہوں کو چھوڑ دیں اب تقویٰ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کہیں کہ اللہ تعالی سے بڑا ڈر لگتا ہے اور پھر لوگ شراب پیتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ توبہ میری توبہ، بڑا ڈر لگتا ہے اللہ تعالی سے اور پھر سود لیتے چلے جائیں ڈر لگتا ہے اللہ تعالیٰ سے، ہائے میری توبہ اور اس کے بعد غیبت کرتے جائیں، چغلی کرتے جائیں نہیں جس دل کے اندر خشیت ہوتی ہے اس کے جسم پر تقویٰ کے آثار نظر آتے ہیں پھر زبان کا ہر لفظ وہ سوچ سوچ کے بولتا ہے اور ہر قدم وہ سوچ سوچ کے رکھتا ہے تقویٰ زبان کو بھی لگام دے دیتا ہے اور پھر قدموں کو بھی وہ لگام دے دیتا ہے تو کہا لوگوں اپنے رب سے ڈرو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو **وَاخْشَوْا** اور ڈرو اور کس سے ڈرو؟ **يَوْمًا** اس دن سے جس دن **لَا يَجْزِي** جزا نہیں دے گی یہ جزا سے ہے بدلہ دینا **(ج ز ی)** اور آپ پہلے بھی اس کو پڑھ چکی ہیں کہ نہیں بدلہ دے گا **وَالِدٌ** کوئی باپ، **وَلَدِهِ** اپنے بیٹے کی طرف سے اور **وَلَد** اسم جنس ہے اس میں بیٹا اور بیٹے کا بیٹا پوتا پھر اس کا بیٹا پڑپوتا سب شامل ہوتے ہیں یعنی اولاد کے لئے **وَلَد** لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو جس دن باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہیں دے گا اس کے معنی کیا ہیں؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ باپ قیامت کے دن اپنے بیٹے کے کسی کام نہیں آئے گا بیٹے کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکے گا اور آپ دیکھیں کہ ڈرو اس دن سے پھر آگے کیا کہا **لَا يَجْزِي** اور **يَجْزِي** کیا ہے یہ اسم ہے یا فعل ہے؟ یہ فعل ہے۔ اسم کیا ہوتا ہے؟ کسی شخص چیز یا جگہ کا نام ہوتا ہے اور فعل کیا ہوتا ہے؟ کسی کام کا کرنا ،ہونا زمانے کے لحاظ سے پایا جاتا ہے **يَجْزِي** یہ فعل مضارع ہے اور کیونکہ یہاں سے فعل شروع ہو رہا ہے تو جملہ فعلیہ کہلائے گا(اب میں یہ کیوں بتا رہی ہوں ابھی آگے آپ کو پتہ چلے گا) کیا کہا کہ نہیں جزا دے گا بدلا نہیں دے گا نفع نہیں دے گا کوئی والد اپنی اولاد ، اپنے بیٹے کی طرف سے۔ ایسا نہیں ہوگا کہ بیٹا مصیبت میں ہے پریشانی میں ہے جہنم کی طرف اس کو کھینچ کر لے جایا جا رہا ہے قیامت کا دن ہے یا پھر اس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں مل رہا ہے چند نیکیوں کی ضرورت ہے تو باپ آگے ہو کہ یہ نہیں کہے گا کہ نہیں اس کی جگہ مجھے لے جاؤ جیسے پچھلے دنوں ایک خبر سنی تھی کہ بیٹے سے قتل ہو گیا تو باپ نے کہا کہ مجھے لے جاؤ بیٹا جوان ہے بیٹے کو چھوڑ دو مجھے

لے جاؤ دنیا میں ایسے واقعات ہو جاتے ہیں اس دن نفسا نفسی کا عالم ہوگا کوئی کسی کو نفع نہیں دے گا حتیٰ کہ ماں باپ کی شفقت محبت زیادہ مشہور ہے گو کہ باپ بڑا شفیق ہے بڑا رحیم ہے بڑا محبت کرنے والا لیکن وہ دن اتنا شدید اور سخت ہوگا اس دن وہ یہ کہے گا کہ نہیں بیٹا میں آج تیرے کسی کام نہیں آسکتا والد کا ذکر پہلے ہے اب آپ دیکھئے آگے **وَلَا مَولُودٌ** ہے **مَولُودٌ مفْعُوْلٌ** کے وزن پر ہے اور یہ اسم ہے مولود کسے کہتے ہیں ؟صرف سگے بیٹے کو۔ **وَلَدَ** جنا ہوا ہوتا ہے۔ مولود جس کو جنا جائے تو مولود سے مراد کیا ہوا؟ سگا بیٹا اس میں پوتا پڑپوتا شامل نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ نہ ہی کوئی بیٹا **هُوَ جَازٍ** یہ **(ج ز ی)** اسم فاعل ہے اور حرف علت **"ی"** گر چکا ہے اس کی جگہ **الف** آ چکا ہے تو **هُوَ جَازٍ** کہ وہ کوئی بدلہ نہیں دینے والا **عَنْ وَالِدِهِ** اپنے باپ کی طرف سے **شَيْئًا** کچھ بھی تو یہاں پر **مَولُودٌ** کہا اب یہاں پہ **وَلَدْ(**اسم جنس ہے **)** بھی تو آ سکتا تھا اب یہاں پر **وَلَدْ** نہیں کہا بلکہ سگے بیٹے کا ذکر کیا کہ سگا بیٹا یا سگی اولاد والدین سے بڑی محبت کرتی ہے اب سگا بیٹا بھی بے شک بہت محبت کرنے والا ہے لیکن اب وہاں پر وہ باپ کے کچھ کام نہیں آئے گا اب یہاں پر اللہ تعالی نے **وَلَدْ** کیوں نہیں کہا؟ اس لئے کہ جب سگا بیٹا کام نہیں آئے گا تو پوتا پڑ پوتا کہاں سے کام آئے گا اور دوسرا یہ کہ یہاں پہ جملہ **مَوْلُودٌ** اسم سے شروع ہوا ہے۔ وہاں پر جملہ **فعل** سے شروع ہوا تھا **يَجْزِي** دونوں میں فرق ہے کیونکہ **فعل** کے نسبت جب بات اسم سے شروع ہوتی ہے تو اس میں تاکید پائی جاتی ہے۔ تو جن کو عربی زبان کا ذوق ہے یا سمجھ ہے تو ان کو اس بات کا اندازہ ہوگا کہ **فعل** کی جگہ اسم کے استعمال نے اس جملے میں بڑا زور اور تاکید پیدا کر دی ہے اب آپ دیکھیں کہ کیوں کہا کہ اپنا جنا ہوابیٹا بھی وہاں پر کام نہیں آئے گا اس کی کچھ وجوہات ہیں **نمبر 1-** باپ کو فطری طور پر اپنے بیٹے سے زیادہ توقع ہوتی ہے کہ بڑھاپے میں سہارا بنے گا **نمبر2-** بیٹا اپنی عمر اور صلاحیت کے اعتبار سے باپ کے مقابلے میں زیادہ اس بات کا اہل ہوتا ہے کہ وہ اپنے باپ کی مدد کرسکے اب جیسے آج کل برفباری کا موسم ہے برف کے دن ہیں تو جو نیک اولاد ہے وہ اپنے ماں باپ کو برف ہٹانے نہیں دیتی وہ یہ نہیں کہتے کہ ہم سکول جا رہے ہیں تو امی ابو آپ برف ہٹا دیجیئے گا شوہر چاہتا ہے کہ بیوی نہ ہٹائے اور بیوی چاہتی ہے کہ شوہر نہ ہٹائے اور جو اچھی اولاد ہوتی ہے وہ کہتی ہے کہ اب ہم بڑے ہو گئے ہیں اور چھوٹے بچے بھی اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں مزا کے طور پر نہیں مزا تو دنیا کرتی ہی ہے بلکہ احساسِ ذمہ داری کرتے ہوئے اب باپ کی عمر زیادہ ہے جوان بیٹوں سے تو بہرحال ان کی مدد کرنا۔ **نمبر3**- بیٹا جوانی کی وجہ سے زیادہ قوی ہوتا ہے مضبوط ہوتا ہے تو ان تمام باتوں کے باوجود کہ بیٹا جوان ہے اب باپ کی خدمت کا وقت ہے بیٹے کو مدد کرنی چاہئے نفسا نفسی کا حال یہ ہوگا کہ بیٹا بھی اپنے باپ کے کسی کام آنے والا نہیں ہے۔ **وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا** کچھ بھی کام نہیں آئے گا تو آپ اندازہ کریں کہ اللہ رب العزت اس دن کی سختی سے ڈرا رہے ہیں اور ڈراتے ہوئے اللہ تعالی نے دو باتیں کہیں ہیں **نمبر 1-** توحید ہے **نمبر 2-** آخرت- قیامت کی تیاری- یوم آخرت کی فکر کرنا آیت کا ایک حصہ پڑھا ہے اور کتنے خوبصورت طریقے سے اللہ تعالی نے بات بتائی ہے **نمبر1**- لوگوں اللہ کی بندگی کرو **نمبر2** -اس دن سے ڈرو جس دن اولاد انسان کے کوئی کام نہیں آئے گی دنیا میں دولت انسان کے پاس ہوتی ہے ڈگریاں ہوتی ہیں حسن ہے اور جائیداد ہے فیکٹریاں ہیں دنیا میں وہ سب چیزیں جو انسان کو نفع دیتی ہیں۔ کون کون سی چیزیں آپ کو نفع دیتی ہیں ؟ اس کی آپ فہرست بنائیں۔ سب سے زیادہ مصیبت کا وقت موت کا وقت ہے اس وقت کوئی چیز کام نہیں آتی اگر تھوڑا بہت کام آتی ہے تو وہ اولاد ہے۔ اولاد کیا کرتی ہے؟ وہیں سڑنے گلنے نہیں دیتی۔اگر زیور ہے تو وہ اتار کر نہلا دھلا کر منوں مٹی کے نیچے جاکے دبا آتی ہے کوئی یہ نہیں کہتا کہ اب میری ماں قبرستان میں ہے وہاں بڑا اندھیرا ہے - بڑی سنسان جگہ ہے۔ وہاں بڑی اداسی ہے- کوئی بھی اولاد وہاں پر نہ کبھی ساتھ سوتی

ہے اور نہ ہی ساتھ ٹھہر تی ہے اور بعض اوقات جتنی جائیداد ہے کیسے اس پر قبضہ کرنا ہے بہت سے خیالات ہوتے ہیں اور اس کے بعد اولاد وہاں سے واپس آجاتی ہے حدیث سے پتہ چلتا ہے کچھ دیر ٹھہرے رہو اور پھر اولادکتنا اپنے والدین کو دعاؤں میں یاد رکھتی ہے۔ میرے والد فوت ہو چکے ہیں ۔ آپ میں سے بھی بعض کے والدین دنیا سے جا چکے ہیں تو آپ نے اپنی دعاؤں میں کتنا حصہ رکھا میں کتنا یاد رکھتی ہوں کہ میرے والدین کو میری دعاؤں کی ضرورت ہے ہم کتنا یاد رکھتے ہیں۔

؎ ایک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں

اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا

بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یوں

جیسے بچھڑے ہوئے ایک زمانہ ہوا

تو کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا **إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ** بے شک اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے حق ہے وعدے سے مراد کیا ہے ؟قیامت آنے والی ہے اور ایک دن اللّٰہ کی عدالت قائم ہو کر رہے گی جس میں ہر ایک کو اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی **فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا** بس یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے۔ میرے اور آپ کے رویے جو خراب ہوتے ہیں ہم بد اخلاق اور بد کردار بنتے ہیں جو لڑتے جھگڑتے ہیں کبھی اپنوں سے کبھی بیگانوں سے تو ساری جو برائیاں ہیں ان کی جڑ کیا ہے؟ **الْحَيَاةُ الدُّنْيَا** دنیا کی زندگی تو اللّٰہ تعالیٰ کہتے ہیں **تَغُرَّنَّكُم** تُمھیں دھوکے میں نہ ڈالے **وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ** اور نہ ہی تُمھیں دھوکا دینے پائے **بِاللَّهِ** اللّٰہ کے معاملے میں **الْغَرُورُ** دھوکا دینے والا تو آپ دیکھئے کہ یہاں پر آپ پہلے **تَغُرَّنَّكُمُ** پڑھیں تو "**غُ**" پر جو رفع آئی ہے پھر پڑھیں **يَغُرَّنَّكُمْ** تو "**غ**" پر رفع ہے۔ رفع کو کیا کہتے ہیں؟ پیش کہتے ہیں۔ **ضمّہ** بھی کہتے ہیں ۔ **الْغَرُورُ پر** فتحہ ہے، نصب ہے،اس کو زبر بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق ہے۔ جب "**غ**" پر **رفع** (پیش) آتا ہے تو معنی کیا ہوتے ہیں دھوکہ دینے والا۔مثلاً شیطان ہو سکتا ہے، دوست ہو سکتا ہے، زمانہ ہو سکتا ہے، رسم و رواج ہو سکتے ہیں، ہر وہ چیز جو انسان کو دھوکہ دیتی ہے تو دھوکہ دینے والا **الْغُرُورُ** ہے۔ اور **الْغَرُورُ** کیا ہے؟ جب "**غ**" پر **فتحہ**(زبر) آتا ہے تو معنی کیا ہوتے ہیں دھوکہ دینا۔(یعنی کسی اور کو دھوکہ دینا) یاد رکھیے گا بس دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز تم کو اللّٰہ کے معاملے میں دھوکہ دینے پائے اور آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں یہ جو بات بتائی جارہی ہے کہ یہ جو دنیا کی زندگی ہے اس کو فنا ہے یہ بہت چھوٹی ہے یہ بڑی مختصر ہے اسی میں آخرت کی تیاری کرنی ہے ایسا نہ ہو کہ دنیا کی رنگینیوں میں اس کی تفریح میں اس کی **لہو الحدیث** میں تم اتنے مصروف ہو جاؤ کہ پھر آخرت کی تیاری نہ کرو اور اللّٰہ کے پاس جانے کے لئے کچھ بھی اہتمام نہ کرو یہاں پر اللّٰہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی زندگی سے بچا رہے ہیں کہ وہ تمہیں دھوکہ نہ دے دے دھوکہ دینے کا مطلب کیا ہے ؟ کہ دنیا کو اپنا مقصد زندگی نہ سمجھ لینا، یہ نہ سمجھ لینا کہ دنیا میں ہمیشہ رہو گے دنیا میں اگر کوئی شخص امیر ہے تو یہ بھی دھوکہ ہے کہ کوئی سمجھے کہ میں اس لئے امیر ہوں کہ میرا اللّٰہ مجھ سے خوش ہے خوشحالی اللّٰہ کی رضا مندی کی دلیل نہیں ہے۔ یہ بھی نہ ہو کہ جوانی کو دھوکہ سمجھ لینا بڑی عمر پڑی ہے پھر توبہ کر لیں گے تو اصل بات کیا ہے کہ دنیوی زندگی کے متعلق یہ جتنے بھی نظریات ہیں یہ سارے کے سارے فریب ہیں یہ دھوکہ ہیں اور اصل بات کیا ہے کہ ہم توحید پرست بنیں اور آخرت کی تیاری کرنے والے بنیں اور آیت نمبر 34 آخری آیت ہے وہ اس بات کا جواب ہے اور سوال کیا تھا؟ جس کا جواب ہے کہ اہل مکہ قیامت اور آخرت کا وعدہ سن

سن کر بار بار مطالبہ کیا کرتے تھے قرآن میں کئی جگہ آپ ان کا یہ مطالبہ پڑھ چکی ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ آخر یہ قیامت کب آے گی یا پھر جب وہ غلطیاں کرتے تھے گناہ کرتے تھے تو پھر رسول اللّٰہ ﷺ کہتے تھے کہ سزا ملے گی عذاب کا ذِکر کرتے تھے تو ان کا یہ کہنا تھا کہ ہم جو گناہ کرتے ہیں تو پھر ہم پر اللّٰہ کا عذاب تو آتا ہی نہیں تو یہ اللّٰہ کا عذاب آخر آئے گا کب؟ اس آیت میں اللّٰہ رب العزت نے ان سوالات کا جواب دیا ہے اور آپ دیکھیں کہ سوال کو نقل کیے بغیر جواب دیا ہے کیونکہ سوال تو لوگوں کے ذہن میں تھا سب کو ہی پتہ تھا سوال کا ذکر کیے بغیر اللّٰہ رب العزت نے جواب دیا کیا کہا

آیت نمبر 34۔ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

ترجمہ۔ اُس گھڑی کا علم اللّٰہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے، کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کی موت آنی ہے، اللّٰہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ بے شک **عِنْدَهُ** اس کے پاس ہے کس کے پاس **إِنَّ اللَّهَ** اللّٰہ کے پاس بے شک اللّٰہ کے پاس ہے کیا چیز؟ **عِلْمُ** علم نمبر 1۔ **السَّاعَةِ** گھڑی کا اور گھڑی سے مراد قیامت ہے قیامت کی گھڑی کا عِلْم اللّٰہ کے پاس ہے نمبر 2۔ **وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ** اور وہی بارش نازل کرتا ہے **غَيْثَ** بارش ہوتی ہے جو خشک سالی اور فریاد کے بعد آتی ہے اسی سے لوگ غوثِ اعظم کہتے ہیں کہ وہ فریادوں کو سننے والا ہے تو **غَيْثَ** وہ بارش جو ضرورت کے وقت ہو ضرورت کے مطابق ہو اور جیسے اب خشک سالی ہے بڑی خشکی چل رہی ہے اور زمین بنجر ہے اور لوگ فریادیں کر رہے ہیں تو بارش آگئی تو عام بارش نہیں وہ بارش جو خشک سالی اور فریاد کے بعد آئے ضرورت کے وقت اور ضرورت کے مطابق **وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ** وہی بارش برساتا ہے تیسری بات کیا کہی نمبر 3۔ **وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ** وہی جانتا ہے کہ ماں کے پیٹوں میں کیا ہے۔ رحم**(ر ح م)** کی جمع ہے ارحام اور اس کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ اس کے معنی ہوتے ہیں ماں کا پیٹ کہ ماں کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے بھی اللّٰہ جانتا ہے پھر اس کے بعد چوتھی بات کیا کہی نمبر 4۔ **وَمَا تَدْرِي** ۖ اور کوئی نہیں جانتا کسی کو خبر نہیں **نَفْسٌ** کسی انسان کو **مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا** ۖ کہ وہ کل کیا کمائی کرنے والا ہے کسب کمائی کرنا کاسب کمانے والا اور **غَدًا (غ د و)** ہے اور اس کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ آنے والے کل کے لئے آتا ہے اور گزرے ہوئے کل کے لئے کیا آتا ہے؟ اس کے لئے **امس** آتا ہے تو کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا پھر اس کے بعد پانچویں بات کیا کہی نمبر 5۔ **وَمَا تَدْرِي** اور تم نہیں جانتے **نَفْسٌ** کوئی نفس **وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ** کوئی شخص نہیں جانتا کسی کو یہ خبر نہیں **بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ** کہ اسے کس زمین پر موت آئے گی، کہاں اس کو مرنا ہے تو یہ کون جانتا ہے **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ** بے شک اللّٰہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے تو آپ دیکھ لیجئے کہ ایک آیت ہے اس میں پانچ باتوں کا جواب دیا گیا ہے اور ہمیں **حدیث** بھی ملتی ہے کہ مثلاً ایک صحابی نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللّٰہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے لئے کچھ تیاری بھی کر رکھی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس شخص سے کہا کہ جو شخص مر گیا بس اس کی قیامت قائم ہو گئی۔ کیا مطلب ہے کہ بس قیامت کا وقت پوچھنے کی کیا ضرورت ہے نیک عمل کرو اچھے کام کرو کیونکہ مرنے کے ساتھ ہی قیامت شروع ہو جاتی ہے اچھا پھر آپ دیکھیں ایک اور ہمیں **حدیث** ملتی ہے ایک دن رسول اللّٰہ ﷺ صحابہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی پیدل چلتا آیا یہ حضرت جبرائیل علیہ

السلام تھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ **ایمان** کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی نازل کردہ کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور قیامت کے دن ان سے ملنے کا یقین رکھے اور مر کر جی اٹھنے پر ایمان لائے پھر وہ کہنے لگا اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو صرف اللہ ہی کی پرستش کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے فرض نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور رمضان کے روزے رکھے پھر اس نے پوچھا احسان کیا ہے ؟آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی یوں عبادت کرے جیسے اسے دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو کم از کم یہ تو سمجھے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے پھر اس نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس سے یہ سوال کر رہے ہو وہ بھی سائل سے زیادہ نہیں جانتا (جیسے تمہیں نہیں پتہ مجھے بھی نہیں پتہ) البتہ میں تجھے قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں ایک یہ ہے کہ عورت اپنا مالک جنے گی دوسرے یہ کہ ننگے پاؤں پھرنے والا اور ننگے بدن گنوار قسم کے لوگ لوگوں کے رئیس ہوں گے دیکھو ان پانچ باتوں میں سے ایک قیامت بھی ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر آپ نے کہا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہاں پہ آپ نے دو نشانیاں بتائیں ویسے کئی نشانیاں ہیں وہ ہی جانتا ہے نمبر1- قیامت کب آئے گی نمبر 2- بارش کب برسے گی اور نمبر 3- ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے؟ کیا تغیرو تبدل ہوتا رہتا ہے پھر وہ شخص لوٹ کر چل دیا پھر آپ نے فرمایا ذرا اسے بلاؤ لوگ بلانے گئے تو دیکھا تو وہاں کوئی نہ ملا آپ نے فرمایا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو آپ لوگوں کو دین کی باتیں سکھانے آئے تھے(یہ بخاری کی روایت ہے)۔ یہ حدیث کس نام سے مشہور ہے؟ حدیث جبرائیل کے نام سے مشہور ہے۔ تو قیامت کا وقت نہ تو جبرائیل علیہ السلام کو پتہ تھا نہ رسول اللہ ﷺ کو پتہ تھا اور آپ نے جواب میں کیا پڑھا جو پانچ باتیں آپ نے بتائیں تو وہ کونسی باتیں وہی جو اس آیت میں ہیں تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے آپ اگر اس بات پر غور کریں تو جو بات نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے وہ کیا ہے؟ پہلی جو تین چیزیں ہیں اس کے بارے میں کیا بتایا گیا کیا (یہ نہیں کہا کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے) کہا **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ** اس کا علم اللہ کے پاس ہے بارش کب نازل ہوگی وہی بارش برساتا ہے **وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ** اور وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ قیامت کب آئے گی کس سال میں اس کی تاریخ کیا ہے اس کا وقت کیا ہوگا یہ کسی کو بھی نہیں پتہ اب جیسے بارش ہے یا بچے کے بارے میں کیا ہوتا ہے کہ جیسے محکمہ موسمیات والے ایک اندازہ، ایک تخمینہ لگاتے ہیں اور اپنے آثار اور علامتوں سے یہ بتاتے ہیں کہ بارش ہونے والی ہے اور آپ کبھی موسم کا حال جب پڑھتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اس میں پشین گوئی کی جارہی ہے اور ان کی پیشن گوئی ہوبہو صحیح نہیں ہوتی **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ** اس کا علم کس کے پاس ہے اللہ کے پاس ہے اب برف کے بارے میں ہی دیکھ لیں کتنے کتنے انچ بتاتے ہیں کن کن علاقوں میں بتاتے ہیں اور اس طرح سے وہ نہیں ہوتی تو یقینی علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اسی طرح ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہوتا ہے جیسے اب ایسی مشینیں ہیں کہ جسے لوگ ناقص اندازہ تو لگا لیتے ہیں کہ بیٹا ہے یا بیٹی وہ بھی بعض اوقات غلط ہوتا ہے اب یہ تو کسی کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ ذہین ہوگا یا کند ذہن اس کا رنگ سفید ہوگا یا کالا وہ خوبصورت ہوگا یا بدصورت ہوگا وہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت ہوگا بد شکل ہوگا یا بڑی اچھی شکل والا یہ تو کسی کو بھی نہیں پتہ اللہ ہی جانتا ہے **وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ**۔ تومشین کے ذریعے اندازہ کرتے ہیں اور مشین کونسی ہے جس کا استعمال کیا جاتا ہے الٹرا ساونڈ اور اب تو وہ لوگ بتاتے بھی نہیں کہ کیا ہونے والا ہے کیوں ؟ اس لئے کہ جب ان کی بتائی ہوئی پشین گوئی غلط ہو جاتی ہے تو پھر یہ لوگ مقدمہ کر دیتے یا پھریہ لوگ جھگڑنے لگتے ہیں اور لوگ مصیبت اور پریشانی میں گھر جاتے ہیں آپ

دیکھیں کہ انسان کل کو کیا کرے گا یہ بھی کسی کو نہیں پتہ آپ نے چائے کی پیالی رکھی آپ کو نہیں پتہ آپ پی سکیں گے کہ نہیں آپ بیٹھی ہوئی ہیں آپ فون پر ہیں آپ کہیں نکلنے والی ہیں آپ کو نہیں پتہ آپ جا سکتے ہیں کہ نہیں ہم کل کیا کرنے والے ہیں۔ ہم ابھی تھوڑی دیر کے بعد کیا کریں گے گھر پہنچ سکیں گے کہ نہیں ہم نہیں جانتے۔ ایک چیز آپ پکارہی ہیں بڑے شوق کے ساتھ لیکن آپ کھا نہیں پاتیں آپ کو نہیں پتہ میں یہ نہیں کھا سکوں گی کس وجہ سے نہیں کھایا کچھ بھی اس کی وجہ ہو سکتی ہے مہمان آگئے چیز ختم ہو گئی یا طبیعت خراب ہو گئی یا کسی بھی وجہ سے تو بہرحال دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا کسی کو بھی نہیں پتہ کہ وہ کیا کرے گا ایک اور اہم بات ہے کہ یہاں پہ تدری کا لفظ آیا ہے یہ لفظ **الدَرَايَةٌ** سے ہے اور اس کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ حیلے سے، ذاتی کوشش سے ،محنت سے کسی چیز کو جاننا یہاں پہ **يَعْلَمُ** کا لفظ بھی تو آ سکتا تھا تو یہ کیوں آیا تدری تو **(د ر ی)**اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جاننا اور جیسے آپ دیکھیں **وَمَآ أَدْرَىٰكَ** کہ تم کیا جانو تو اس جاننے سے مراد عام جاننا نہیں ہے بلکہ کیا ہے کہ بڑی محنت کرنا، بڑی کوشش کرنا اور اس کوشش کے نتیجے میں کسی بات کو جاننا تو عام جاننا مراد نہیں ہے جیسے آپ علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور جاننے کے لئے ہمیں قرآن میں جو لفظ ملتے ہیں **عَلِمَ** کا بھی ملتا ہے اور **اَدْرٰی (د ر ی)** بھی ملتا ہے اور **اَحَسَّ** بھی ملتا ہے تین لفظ ملتے ہیں علم کا مطلب ہوتا ہے کسی چیز کی حقیقت کا ادراک کرنا کسی چیز کی حقیقت کو معلوم کر لینا اور یہ جو **(د ر ی)** اور کبھی **اَدْرٰی کے** نام سے آتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں کسی دوسری چیز کی وساطت سے کسی دوسری چیز کے ذریعے تدبیر یا حیلے سے کسی بات کا علم حاصل کرنا جاننا سمجھنا تو آپ دیکھ لیں عام طور پر انسان جتنی بھی محنت کرتا ہے جیسے اب سائنس کی ترقی ہے اور اسی ترقی کی بدولت الٹرا ساؤنڈ ہو رہا ہے یا بہت سی مشینیں ہیں جس سے محکمہ موسمیات حال بتاتا ہے تو حیلہ تدبیر تو اختیار کرتا ہے لیکن اس کا علم ناقص ہوتا ہے اس کی معلومات جو جانتا سمجھتا ہے وہ علم ناقص ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ جب بھی تدری لفظ آئے گا ہمیشہ اس پر یا تو **"لا"** آئے گا یا **"ما"** آئے گا یا **" ان"** نافیہ یا استفہامیہ داخل ہو جائے گا اب آپ دیکھ لیں کہ تدری سے پہلے آپ کو کیا نظر آ رہا ہے **"ما"** آیا ہے پھر آگے پھر تدری ہے پھر کیا اس پر داخل ہے **ما** آیا ہے **وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ (10) نَارٌ حَامِيَةٌ (11۔ سورت القارعہ)** وہاں پہ بھی کیا ہے؟ **"ما"** ہے ۔ آپ دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہ وہاں پہ احس لفظ آیا ہے **فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ** (52۔ سورت آل عمران) **أَحَسَّ** کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ حواس ظاہری سے کسی چیز کا علم ہونا **أَحَسَّ** محسوس کرنا قوتِ حس سے کسی چیز تک پہنچنا جیسے حواس خمسہ ہے ان کے ذریعے کسی بات کو محسوس کرنا تو یہ بھی علم ہے تو یہاں پہ آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں پہ جو **تَدْرِي** آیا ہے علم کا دوسرا درجہ تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کسی شخص کو بھی یہ خبر نہیں ہے کہ کس سر زمین پر اس کو موت آنی ہے **بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ** اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے کسی کو بھی یہ نہیں پتہ ہوتا کہ گھر سے نکلے ہیں تو اب گھر میں داخل ہو بھی سکیں گے کہ نہیں۔ ہمارے دوستوں میں سے ایک بہن تھیں اور یہ کراچی کا واقعہ ہے ہماری دوست وہ بتاتی ہیں کہ جیسے ننھیال میں خالہ ماموں کی شادی تھی تو ابو کا دوستوں کے ساتھ پروگرام تھا تو سارے گھر والے ابو کو گھر چھوڑ کر چلے گئے ابو نے نہا دھوکے پہلے دوستوں کی طرف جانا تھا پھر شادی میں آنا تھا بہت چست اور social آدمی تھے ان کو دل کا دورہ پڑا اور ان کی وفات ہوگئی۔اور دوست یہ سمجھتے رہے کہ رشتہ داروں نے مجبور کیا ہوگااس وجہ سے وہ شادی میں چلا گیا ہو گا رشتہ دار یہ سمجھتے رہے کہ وہ چونکہ بہت social ہیں تو دوستوں نے چھوڑا ہی نہیں ہو گا جس وجہ سے وہ یہاں پر نہیں پہنچ سکے جب وہ ایک دو دن بعد گھر آئے تو دیکھاکہ والد وفات پا چکے تھے کسی کو نہیں معلوم کہ کس حالت میں موت ہوئی کوئی اولاد

سوچ سکتی ہے کہ والد کو یوں چھوڑ دے اسی طرح کوئی برفباری کے موسم میں باہر گیا ہے اور برف کے ڈھیر میں کسی کی میت مل جاتی ہے کس کو خبر ہے۔ پچھلے سال کا واقعہ ہے کہ برف بہت زیادہ تھی اور عورت گاڑی چلا رہی تھی اور بچے بھی ساتھ تھے جب اتری تو آگے سے کچھ نظر ہی نہیں آرہا تھا کہ کسی کو مدد کیلئے پکارے شیشے کو کسی طرح صاف کرے اور پھر برف صاف کرنے والا ٹرک گزار اور بس پھر وہ گم ہی ہو گئی جوان عورت تھی اور اس کی وفات ہو گئی اور ایسا ایک واقعہ نہیں کئی واقعات ہیں کوئی پانی میں چلا گیا کوئی سفر پر گیا اور واپس ہی نہیں آیا۔ کئی نا معلوم لوگوں کی میتیں لاشیں اِدھر اُدھر پڑی ہوئی ہوتی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں یہاں موت نہ آئے پاکستان میں آئے بعض لوگ کہتے ہیں نہیں حرم میں موت آئے۔ حرم کا رہنے والا ممکن ہو سکتاہے اس کو امریکہ میں موت آجائے اور امریکہ میں ساری زندگی بسر کرنے والا عین مرنے کے وقت عمرہ حج کرنے حرم میں چلا جائے وہاں اس کو موت آجائے کسی کو کچھ نہیں پتہ کب کہاں موت آئے گی میں نے آپ کو وہ واقعہ بھی سنایا تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور دیکھا کہ کوئی اسے بڑا گھور کر دیکھ رہا ہے جب گھور کر دیکھنے والا چلا گیا تو اس شخص نے پوچھا کہ یہ کون تھا جو مجھے اتنا گھور کے دیکھ رہا تھا کہا کہ یہ **ملک الموت** تھے یہ جان نکالنے والے تھے تو کہا کہ مجھے اس سے بہت ڈر لگا جیسے اس نے مجھے گھور کے دیکھا مجھے فورا ہندوستان پہنچا دیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا اس کو ہندوستان پہنچا دیا گیا۔ پھر فرشتہ آیا حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ وہ شخص کہاں گیا کہا کہ وہ تو آپ کو دیکھتے ہی بہت ڈر گیا تو میں نے اس کو ہندوستان پہنچا دیا تو اس نے کہا کہ میں اس لئے تو حیران تھا گھور کر اس لئے دیکھ رہا تھا کہ یہ شخص یہاں بیٹھا ہوا ہے آپ کے پاس اللہ نے مجھے حکم دیا کہ اس کی جان نکالوں ہندوستان میں جا کر مجھے اس بات پر بڑی حیرت ہوئی اس لئے میں اس کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ آپ دیکھ لیں کہ بعض اوقات موت ایسے ہی آنی ہوتی ہے جیسے بہانے بنتے ہیں اور میں اور آپ یہ حسرت کرتے رہ جاتے ہیں کاش کہ آج میرا شوہر گاڑی پر نہ جاتا کاش کہ آج میں نے گھر سے اپنے جوان بیٹے کو نہ جانے دیا ہوتا باہر لڑائی ہو رہی تھی میں نے کیوں جانے دیا میں نے کیوں نہیں پکڑ لیا اور بعض اوقات کہتے ہیں کہ دروازہ ایسے ہی کیوں کھول دیا کہ باہر کھڑا تھا ۔**وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ** کہ کسی شخص کو یہ خبر نہیں ہے کہ کس سر زمین پر اس کو موت آنی ہے تو کون جانتا ہے؟ **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ** بے شک اللہ یہ سب کچھ جانے والا اور باخبر ہے۔ یہ تھی سورت لقمان اور یہ وہ سورت ہے جو توحید آخرت دنیا کی حقیقت بڑے خوبصورت انداز میں میرے اور آپ کے سامنے رکھتی ہے۔ اللہ کے علیم اور خبیر ہونے ،اللہ کے کمالات اللہ کی قدرت کے کرشمے کارنامے عجائبات ہیں وہ میرے اور آپ کے سامنے رکھتی ہے مجھے اور آپ کو دعوت دیتی ہے کہ دنیا کو منزل نہ سمجھ لینا لہو الحدیث میں اتنے منہمک نہ ہو جانا کہ اللہ کو بھول جاؤ تو اس پوری سورت میں پھر کیا چیزیں میرے اور آپ کے سامنے آتی ہیں اور آپ بے شک اِس کو پرچہ سمجھ لیں جو out ہو رہا ہے آپ اس کی تیاری کر سکتی ہیں اس میں پہلی جو بات ہے کہ اللہ کے بارے میں کیا صفات استعمال کی گئی ہیں آپ ان صفات کو جمع کریں اور پھر اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں اللہ کی صفات پر غور و فکر کریں اللہ کی ہر خوبی اللہ کا نام ہے ہماری خوبیاں ہمارانام نہیں بنتی اور کیوں اللہ کی خوبیاں اس کا نام بن گئیں کیونکہ وہ اللہ کے اندر مکمل طور پر پائی جاتی ہیں۔ خوبی نام اس وقت بنتی ہے جب وہ مکمل ہو۔ ہمارے پاس خوبیاں تو ہیں مگر وہ ناقص ہیں مثلاً میں آپ کو دیکھ رہی ہوں آپ میرے سامنے بیٹھے ہیں پر میرے اپنے پیچھے کا مجھے نظر نہیں آتا آپ مجھے دیکھ رہی ہیں لیکن آپ کے پیچھے کا آپ کو نظر نہیں آتا یعنی علم تو ہے ہمارے پاس لیکن ناقص ہے چھت ہمیں نظر آ رہی ہے چھت کے اوپر کیا ہے ہمیں نظر نہیں آتا زمین نظر

آ رہی ہے اس کے نیچے کیا ہے ہمیں نظر نہیں آتا تو اللہ کا علم کیسا ہے؟ علیم ہے خبیر ہے **تحت الثریٰ** کو بھی جانتا ہے اس کا علم مکمل ہے پھر یہ کہ ہمارے پاس جو علم ہے وہ ہمارا علم نہیں ہے ہماری ملکیت نہیں ہے ہماری جو بھی صفات ہیں ہماری ملکیت نہیں ہیں اللہ مالک ہے اور اللہ نے ہمیں کچھ صفات دی ہیں اس کا کچھ حصہ، پرتُو تو ہمیں ملا ہے لیکن ہمارا ہمیں اتنا ہی ملا ہے جتنا اللہ نے دیا ہے اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چیزوں کے نام سکھا دیے۔ اللہ نے بنی آدم کو علم دیا علم سے اس کو فضیلت تو ملی لیکن اس علم کا انسان مالک نہیں ہے۔ اللہ کون ہے مالک ہے اختیار اس کے پاس ہے قدیر ہے حکیم ہے تو اس لئے اللہ کی صفات مکمل ہیں انسان کی صفات کیسی ہیں ناقص ہیں اللہ کی صفات کا اللہ مالک ہے اور انسان ان صفات کا مالک نہیں ہے ٹھیک ہے اور خوبی نام کب بنتی ہے؟ نمبر 1۔ جب وہ مکمل ہو 2۔ جب وہ ان صفات کا مالک بھی ہو اور 3۔ بے مثال ہو اس کی کوئی مثل نہ ہو ہمارے پاس جو بھی صفات ہیں وہ اور لوگوں کے پاس بھی ایسی ملتی جلتی صفات ہیں تو اصل بات کیا ہے کہ اللہ کی صفات کو آپ جمع کریں جتنی سورت لقمان کے اندر آئی ہیں اور خاص طور پر یہ دیکھیں کہ جاننے کے لئے کتنے لفظ آئے ہیں جاننے کے لئے ایک **علم** لفظ کتنی دفعہ آیا ہے۔ آپ دیکھ لیجیے آیت 34 میں **عِلْمُ السَّاعَةِ آیا ہے** **يَعْلَمُ** بھی آیا ہے جاننے کے لئے **تَدْرِي** بھی آیا ہے پھر **عَلِيمٌ** بھی آیا ہے **خَبِيرٌ** بھی ہے پیچھے آپ نے **لطیف** بھی پڑھا ہے جاننے کے لئے بہت سے لفظ آئے ہیں تو ان کو آپ جمع کریں یہ آپ کا کام ہے نمبر 2- والدین سے حسن سلوک کرنا والدین نعمت ہیں ان سے حسن سلوک کرنا تو کیسے کریں گے؟ ہم والدین کا شکر ادا نہیں کر سکتے جب تک کہ اعتراف نہ کریں تو پہلی چیز اعتراف ہے دوسری چیز اظہار ہے اور اظہار میں عمل آ جاتا ہے قلب کا بھی زبان کا بھی اور والدین سے حسن سلوک کرنا اور خصوصاً ماں سے۔ کیوں ماں سے خاص طور پر ہمیں حسن سلوک کرنا ہے؟ باپ سے بھی کرنا ہے لیکن ماں سے خاص طور پر کرنا ہے اس لئے کہ ماں وہ ہستی ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ **وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ (14)** ضعف پہ ضعف اٹھاکے ماں نے اسے جنا ہے اور میں نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ انٹرنیٹ سے کمپیوٹر سے دیکھیں کہ **وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ** سے کیا مراد ہے تو جو اس وقت میرے سامنے ہے آپ کو ایک سنا دیتی ہوں ویسے آپ کا اپنا بھی یہ کام ہے اگر آپ ایسا کر سکیں تو آپ کو ایسا کام کیوں دیا جاتا ہے؟ رٹا سسٹم کیوں نہیں ہے آپ کے لئے اس لئے کہ رٹا سسٹم کی بجائے آپ بات کوسمجھیں اور آپ اگر ریسرچ کریں گی آپ کو یہ بات سمجھ میں آئے گی کہ **وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ** یہ تو مجھ پر گزرا ہے۔ آپ میں سے جن کے پاس اولاد ہے ان پر گزری ہے یہ کیفیت جیسے پچھلے دنوں کی بات ہے ایک عورت کہنے لگی کہ میرا شوہر کہتا ہے کہ یہ تو سمجھ میں آتا ہے کہ حمل عورت کے لئے بڑا مشکل ہوتا ہے قرآن میں اس کا ذکر ہے مجھے بتاؤ پھر وضع حمل تو آسان ہوگا نا۔ تو وہ مجھ سے پوچھنے لگی کوئی آیت ہے جس میں ڈیلیوری کا بھی ذکر ملتا ہو پھر میں سوچنے لگی کہ پہلے زمانے میں ڈیلیوری کے وقت کوئی بھی پاس نہیں ہوتا تھا عورت ہے اور کوئی دائی وغیرہ یا ڈاکٹر ہے اور یہ جو مغرب کی دنیا ہے یہ مرد کو ضرور ساتھ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں اپنے شوہر کو بلاؤ اور پھر شوہر بھی ساتھ رونا شروع کر دیتا ہے تو ہم کیا کرتے ہیں ہم غیب جو نظروں سے پوشیدہ ہے اس پر ایمان نہیں لاتے ہیں جب تک آنکھوں سے نظر نہ آئے۔ پیچھے حضرت مریم کے لئے دیکھیں کہ **درد زہ** ان کو کہاں لے آئی اور دوسری بات **حدیث** کے مفہوم سے جو ہمیں پتہ چلتی ہے کہ ایک مرد رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ماں بڑی بدمزاج ہے بڑی اکھڑ ہے وہ بڑا تنگ کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگا کہ میں نے اس کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر حج کروایا ہے اس کی اتنی خدمت کی لیکن وہ بدمزاج ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حدیث کا مفہوم آپ کو بتا رہی ہوں فرمایا کہ جو اس نے تجھے تکلیف اٹھا کر جنا ہے کیا تو نے اس کا بدلہ بھی

دیا ہے تو اس کی **دردِ زہ** ایک درد کا بدلہ نہیں دے سکتا تم نے کندھوں پر اٹھا کے حج تو کروا دیا ہے حج کروانے سے بھی ماں کی ایک تکلیف ایک درد جو آئی تھی اس کا بدلہ تم نہیں دے سکتے۔کسی عورت نے ٹھیک کہا تھا کہ ماں بنی تو پتہ چلا کہ ماں کیا چیز ہوتی ہے تو بہرحال **وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ** سے مراد کیا ہے؟ آپ دیکھیں کہ جونہی حمل شروع ہوتا ہے تو طبیعت خراب ہونی شروع ہوجاتی ہے ابھی آپ نے کوئی ٹیسٹ نہیں کروایا اور یہ سائنس بھی کہتی ہے۔ چکر آنے لگے ہیں طبیعت متلانے لگتی ہے طبیعت خراب ہونے لگی ہے۔ تو کیا ہوتا ہے کہ حمل کے ساتھ ساتھ قبض ہونے شروع ہوجاتی ہے اور 70% عورتوں کو یہ بیماری ہو جاتی ہے کیونکہ جسم کے اندر ایک تبدیلی ہوتی ہے قبض ہو جاتی ہے پھر کیا ہوتا ہے نظر بھی کمزور ہونے لگتی ہے حمل کی جو مدت ہے اس میں آپ ایک جگہ فوکس نہیں کر سکتے پھر کیا ہوتا ہے کہ صبح کے وقت زیادہ طبیعت خراب ہوتی ہے کمزوری، متلی زیادہ ہوتی ہے پھر اسی طرح سر میں درد رہنے لگتا ہے(درد عام دنوں میں بھی ہوتا ہے لیکن ان دنوں میں جو درد ہوتی ہے وہ زیادہ شدید ہوتی ہے) پھر کیا ہے کہ خون کا دباؤ کم ہونے کی وجہ سے مسوڑے سوج جاتے ہیں دانتوں میں تکلیف رہتی ہے اور وزن بڑھ جاتا ہے ہم تو گروسری اٹھا کر لائیں تو کتنا مشکل ہوتا ہے اور پوری ایک بوری پورا ایک تھیلہ آہستہ آہستہ وزن بڑھتا جا رہا ہے اور نو مہینے تک اس کو اٹھانا ہے اور اٹھانا کیسے ہے عام طور پر آپ وزن اٹھاتی ہیں اس کو رکھ دیتی ہیں پھر سانس لےلیتی ہیں یا کم از کم جب بستر پہ جاتی ہیں تو کوئی وزن آپ کے پاس نہیں ہوتا۔ لیکن اب جو بوری اٹھائی ہوئی ہے یہ بستر پر جاتے ہوئے بھی آپ کے ساتھ ہے اور عورت کی نیند متاثر ہو جاتی ہے کہتے ہیں 70 فیصد یا 80 فیصد عورتوں میں نیند کی کمی ہو جاتی ہے حمل کی حالت میں کمر میں شدید درد رہتا ہے ، معدہ میں جلن رہتی ہے پھر آئرن کی کمی ہو جاتی ہے اکثر عورتوں کے بال گرتے ہیں اور کیا ہوتا ہے کیلسشیم کی کمی ہو جاتی ہے آپ کو پتہ ہے کہ ایک جسم کے اندر جو ایک اور جسم جب پلتا ہے اس کو بھی کیلشیم چاہئے ہڈیاں بننے کے لئے، اس کا جسم بننے کے لئے اس کے لئے عورت کو اچھی غذا کھانی چاہئے لیکن کھائی ہی نہیں جا رہی اپنا وزن کم ہو گیا بچے کے بارے میں سائنس کی ریسرچ یہ بتاتی ہے کہ اگر ماں غذا وقت پر لیتی ہے توکیلشیم اور آئرن کی کمی پوری ہوتی جاتی ہے اگر وہ وقت پر غذا نہیں لیتی تو عورت کی ہڈیوں میں سے بچہ اپنی غذا لے کر اپنی کیلشیم کی کمی کو پورا کر لیتا ہے اور عورتوں کے اندر ایک بیماری پیدا ہو جاتی ہے جو کیلشیم کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے پھر وضع حمل کے دوران کافی خون ضائع ہوتا ہے بعض اوقات عورتیں مر بھی جاتی ہیں اور پھرعورتوں کی یاد داشت بھی متاثر ہوتی ہے بہرحال آپ اس کی تحقیق کریں گی اور آپ زیادہ اچھے طریقے سے کر سکتی ہیں لیکن بہرحال اور بہت سی باتیں ہیں جو آپ کی سمجھ میں آتی ہیں کہ کیسی کیسی آپ کی کیفیت ہوتی ہے حمل کے دوران اور وہ جوس اور چیزیں جو بڑے مزے سے آپ کھایا پیا کرتی تھیں اب آپ سے نہیں کھائی جاتیں۔ تو اب کیا کرنا ہے خصوصاً ماں کا شکریہ ادا کرنا ہے ویسے تو دونوں کا ہی کریں لیکن قرآن میں یہاں پہ والدہ کا ذکر خاص طور پر آیا ہے تو آپ بھی اس کا خاص طور پر شکریہ ادا کریں ان سے حسن سلوک کریں اور حسن سلوک میں کیا آتا ہے؟ آپ کم از کم ماں سے کہہ دیں اپنے باپ سے یہ تو کہہ دیں کہ "میں آپ سے محبت کرتی ہوں " یہ بڑی عجیب بات ہے انسان جس سے جتنی زیادہ محبت کرتا ہے اس کو یہ نہیں کہتا کہ "میں آپ سے محبت کرتی ہوں " دور کے جو لوگ ہوتے ہیں ،جو دوست احباب ان سے کہتے ہیں کہ مجھے اصل میں آپ سے بہت پیار ہے ان سے ہم اعتراف کرتے ہیں اظہار کرتے ہیں جو قریبی لوگ ہیں جیسے والدین ہیں شوہر ہے ان سے ہم اس کا اظہار نہیں کرتے تو ہم کیا کریں؟ ہم میں سے جن کے والدین دنیا میں موجود ہیں ان کے پاس جا کر، ان کو فون کر کے ایک دفعہ تو دل کی گہرائیوں کے ساتھ قلب کی آمادگیوں کے ساتھ پورے

شعور کے ساتھ اس بات کا اعتراف کریں کہ آپ کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں آپ نے میری بڑی خدمت کی، بڑی اچھی تربیت کی مجھے پالا میری پرورش کی کم از کم ایک دفعہ اچھے طریقے سے جیسے اظہار کرنا چاہئے جو بھی قریبی رشتے ہیں ان سے یہاں پر میں والدین کا ذکر کر رہی ہوں شوہر بھی ہو سکتا ہے شوہر سے بھی کرنا چاہئے اور بھی جن کے آپ پر احسانات ہیں لیکن مجھے ایسے لگتا ہے کہ جب بھی ہم چھٹی پر جاتے ہیں وہاں باپ کو فکر ہوتی ہے کیا کھائے گی یہاں بجلی نہیں ہوتی بیچاری کو گرمی لگے گی بیٹا تم گرمی کے موسم میں نہ آنا اور بیٹا تمہیں کیسے کپڑے چاہئیں ماں باپ کو بازاروں میں خوار کر دیتے ہیں یا پھر ماں درزی کے پاس بیٹھی رہتی ہیں یا وہ ہمارے کھانے کی فکر میں رہتی ہیں اور پھر ہمارا چہرہ دیکھ کر کبھی وہ چومتی ہیں کبھی پیار کرتی ہیں اگرکسی کے گھر کے حالات اچھے نہیں ہیں(جیسے کہ ہم بہت نا شکری کرتے ہیں ہمارے بہت اچھے حالات ہیں) تو ہم اتنا بھی نہیں کرتے کہ ماں باپ نے جو مجھے اور آپ کو چیزیں دی ہوئی ہوتی ہیں ان کو وہی پہن کے دکھا دیں وہ کہتیں ہیں بیٹا تیرے کانوں میں کبھی کچھ ہوتا ہی نہیں تیرے وہ **بُندے(Earings)** کہاں گئے ہیں اور کہاں گئی وہ تیری چیزیں تو کیوں نہیں پہنتی تو اچھے کپڑے کیوں نہیں پہنتی بیٹا تو خوش تو ہے نا تیراچہرہ بڑا اداس لگتا ہے تیرا رنگ کیوں کالا ہو گیا ہے بیٹا تو نے اچھی طرح کھانا نہیں کھایا ہے۔ بیٹا تو سوئی کیوں رہتی ہے تجھے کوئی بیماری تو نہیں ہے آپ کیا کرتے ہیں آپ گم صم ہیں آپ بولتے نہیں ہیں بات ہی نہیں کرتے تو کیا کرنا چاہئے اچھے طریقے سے اپنی باتوں کو اپنے مسائل کو کسی سے شیئر بھی کرنا چاہئے لیکن ماں باپ کے بھی قریب ہونا چاہئے ان سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے اور محبت کا اظہار کیا ہے؟ یہ ایمان کی تکمیل ہے - "تیرا ایمان کبھی نہیں مکمل ہوگا جب تک کہ تُو اس کا اظہار نہ کرے۔ " تو شکر کیا ہے؟ نعمتوں کا اظہار کیا جائے اعتراف اظہار اور پھر ان کی خدمت کریں جیسے جیسے کر سکتے ہیں بہت سی باتیں ہیں اچھا پھر آپ کا ایک اور کام کیا ہے کہ یہ آیات جو وصیت لقمانی ہیں اس کو بیٹھ کر اپنے بچوں کے ساتھ شیئر کریں (یہ پرچے میں آئے گا اس کے بہت اچھے نمبر ملیں گے آپ کو ابھی سے میں اس لئے بتا رہی ہوں کہ آپ یہ تیار کر لیں اور آپ بس یہی لکھ دیں ہاں میں نے یہ کر لیا ہے) اتنا اچھا باپ تھا کہ قرآن میں اللہ نے اس کی مثال دے کر ہمیں بتایا۔ تو ماں ہیں یا باپ ہیں اور یہاں پہ تو کہا کہ اس نے اپنے بیٹے سے کہا تو بیٹا ہے یا بیٹی کیونکہ آپ کو بتایا تھا کہ **ولد** لفظ اسم جنس ہوتا ہے اور بیٹا بیٹی دونوں اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو آپ جو ہیں اپنی اولاد کے ساتھ وہ تو **يَا بُنَيَّ** ہے تو **بَنِيْنَ** کا لفظ بھی اولاد کے لئے استعمال ہوتا ہے تو آپ ان کے ساتھ ان آیات کو شیئر کریں اور خاص طور پر بچیوں کی جب رخصتی کر رہے ہوں شادی ہونے والی ہے تیاری کرتے ہیں نا تو اس وقت یہ وصیت لقمانی بھی ہم ان کو وصیت کر سکتے ہیں یا وہ وصیت جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کی سورۃ البقرہ کے آخر میں آپ نے پڑھی **أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي (133۔ سورۃ البقرہ)** کہ تم میرے بعد کس کی پوجا کروگے۔ تو یہاں سے جانے کے بعد تمہارے گھر میں اللہ کی حکومت ہوگی یا کس کی حکومت ہوگی ہمیں تو یہی فکر ہوتی ہے کہ ما **تَأْكُلُونَ** یہ سوچتے نہیں کہ **مَا تَعْبُدُونَ** اچھا ایک کام یہ کرنا ہے کہ لہو الحدیث کی فہرست بنائیں کہ کتنی کو چھوڑ دیا کتنی ابھی زندگی میں باقی ہیں اور کیسے ان کو چھوڑا جائے۔ اور میں کیسے کیسے **لہوالحدیث** میں ملوث ہو جاتی ہوں میں آپ سے یہ نہیں پوچھ رہی کہ **لہوالحدیث** کی تفصیلات بتائیں بلکہ کیا سوال دیا ہے؟ آپ کو یہ پتہ ہو کہ ابھی بھی میری زندگی میں کون کون لہوالحدیث باقی ہیں کتنی کو چھوڑ دیا جو موجود ہیں ان سے کیسے چھٹکارا پایا جائے لہوالحدیث پھر ایک اور کام کیا کرنا ہے کہ اللہ کا ڈر، اللہ کی محبت ،اللہ کی عظمت، اللہ کی قدرت کا احساس کتنی دفعہ دل میں پیدا ہوتا ہے یہ پہلے سوال میں ہی آ سکتا ہے کہ اللہ کی صفات کو جب آپ جمع کریں تو ساتھ ہی

محسوس کریں کہ یہ نعمت یا اللہ کی اس صفت کا میں اپنے اندر کتنا عکس پاتی ہوں۔ سورت لقمان پر آپ سوچیں گی اور آپ اپنے گھر کی جو چیزیں ہیں ان کے بارے میں یہ دیکھیں کہ کون سی چیزیں ہیں جو مرتے وقت میرے اور آپ کے ساتھ جا سکتی ہیں کیونکہ وہ دن ایسا دن ہوگا کہ نہ اولاد والدین کے اور نہ والدین اولاد کے کام آئیں گے۔ تو یہ سارا کام سوچنے سمجھنے والا ہے غور و فکر کرنے والا ہے تدبر کرنے والا ہے اس کے بعد اللہ تعالی کو پانے والا ہے اللہ تعالی مجھ سے اور آپ سے راضی ہو جائے مجھے اور آپ کو بہترین مسلمان بنائے مجھے اور آپ کو جھکنے والا بنائے اور شکر کیا ہے بندگی ہے اور بندگی کیا ہے کہ ہم سب ایک اللہ کے ہو جائیں اور ہوں بھی کیسے کہ صبار، شکور اور اس کے ساتھ میرا اور آپ کا عمل کیسا ہو **وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ** (17۔ سورۃ لقمان) اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ صبر آسان نہیں ہے

ؔ حالات کے قدموں پہ قلندر نہیں گرتا

ٹوٹے بھی جو تارا تو زمیں پر نہیں گرتا

گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا

لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

جو رکے تو کوہِ گراں تھے ہم،

جو چلے تو جاں سے گزر گئے

رہِ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنادیا

اللہ کے راستے کو یادگار بنا دیں

ؔ مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں

جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

ؔ ہر اِک شخص چلے گا ہماری راہوں پر

محبتوں میں ہمیں وہ مثال ہونا ہے

ؔ زمانہ جس کے خم و پیچ میں الجھ جائے

ہماری ذات کو ایسا سوال ہونا ہے

ہم گردش دوراں سے کچھ اس طرح لڑے ہیں

دیوار بنے دشتِ تمنا میں کھڑے ہیں

دیکھو ہر ایک سمت ہے پھولوں کا تبسم
سوچو تو رہ شوق میں کانٹے بھی بڑے ہیں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أنْ لَّا إلٰهَ إِلَّا أنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إلَيْكَ